Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D college



## افسانہ نگاری

## افسانہ کا فن

دنیا کی ہر چیز کی طرح ادب بھی حالات اور زمانہ کے تقاضوں کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ زمانہ کی کروٹوں کے ساتھ فکشن نے بھی کئی روپ بدلے۔ داستان، ناول اور پھر افسانہ۔ فکشن کے پیش کش کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ قاری کی توجہ اس پر جمی رہے اور ہر لحظہ وہ یہ جاننے کے لئے بیتاب رہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

داستان سے ناول کا جنم ہوا اور ناول کا کینوس بہت وسیع ہوتا ہے۔ تخلیق کار اور قاری دونوں سے مطالبے مختلف ہیں۔ لہٰذا فکشن کے ایسے روپ کی تلاش ہوئی جسے لکھنے اور پڑھنے میں کم جگر کاوی کی [illegible]۔ اس تلاش کے نتیجے میں مختصر افسانہ وجود میں آیا۔ افسانہ مختصر ہوتا ہے۔ اس میں پوری زندگی پیش کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں زندگی کے کسی ایک رخ اور کردار کے کسی ایک پہلو سے سروکار ہوتا ہے۔

### اجزائے ترکیبی

اجزائے ترکیبی تو افسانے کے بھی وہی ہیں جو ناول کے ہوتے ہیں۔ مگر افسانہ کا میدان چھوٹا ہوتا ہے اسلئے ان کے برتنے کا انداز بدل جاتا ہے۔

(1) **پلاٹ** اچھے افسانے کی شناخت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ بھی غیر ضروری نہ ہو کیونکہ اس سے افسانے کی شناخت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ بھی غیر ضروری نہ ہو کیونکہ اس سے افسانے میں جھول پیدا ہوتا ہے اور اسے قاری کی توجہ مرکوز

خیال پر مرکوز نہیں رہ پاتی۔ انتشار اور پراگندہ بیانی سے احتراز کی اثر پذیری کے لئے ضروری ہے۔

(۲) کردار۔ ناول کے مقابلے افسانے کا پیمانہ مختصر ہونے کے سبب افسانہ نگاری کی دشواریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ ناول نگار کو مختلف زاویوں سے کردار پر روشنی ڈالنے اور اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جبکہ افسانہ نگار کو بڑی محنت کرکے کردار کو اس طرح تراشنا پڑتا ہے کہ وہ قاری کے دل میں گھر کر لے۔ ناول کے مقابلے افسانہ میں کردار کے ارتقا دکھانے کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ پریم چند کے افسانے [illegible] نمک کا داروغہ، منٹو کا نیا قانون اور بابو گوپی ناتھ اس کی اچھی مثالیں ہیں۔

(۳) نقطۂ نظر:۔ ایک اچھا فنکار اپنا نقطۂ نظر کسی پر تھوپتا نہیں۔ اس کی تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ کھل کر کچھ نہ کہے بلکہ اپنی تخلیق کو اس طرح پیش کرے کہ فنکار کے دل کی بات آپ سے آپ قاری کے دل میں آ جائے۔ مثلاً منٹو کے ہندو مسلم فسادات سے متعلق افسانے اس طرح پیش کیے گئے کہ قاری کو فرقہ پرستی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پریم چند کے "نمک کا داروغہ" پڑھ کر ہمارے دل میں دیانت اور اصول پرستی کی قدر بڑھ جاتی ہے۔

ماحول اور فضا:۔ مختصر افسانے میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ فضا آفرینی کامیاب افسانہ نگاری کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس سے بیانیہ کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ کرشن چندر نے اس تکنیک سے بہت کام لیا ہے۔ اپنے افسانوں میں اس سے مراد ماحول کی ایسی کیفیت [illegible] جائے کہ قاری کے دل پر اس کی کیفیت طاری ہو جائے مثلاً افسانے کا موضوع

Ajanta Oxford

Scanned with CamScanner

فرق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی پر خاص توجہ کرنے والے افسانہ نگاروں نے زیادہ کامیاب افسانے پیش کیے ہیں۔

اسلوب: مختصر افسانے کا فن غزل کے فن سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اس میں صرف ایک لفظ کی بھی گنجائش نہیں۔ یہ کفایت لفظی کا فن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر غیر ضروری لفظ اور غیر ضروری فقرے کو قلم زد کر دیا جانا چاہیے۔ جو لفظ یا فقرہ افسانے کے آگے بڑھنے میں مددگار نہ ہو وہ غیر ضروری ہے۔

افسانے کا اسلوب موضوع کے مطابق ہونا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ افسانے کی زبان کو سادہ اور رواں ہونا چاہیے مگر سادگی کے ساتھ دلکشی بھی ضروری ہے۔

Shaheen Ara.

Ajanta Oxford

Scanned with CamScanner